Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

تیسیر القرآن (جلد سوم، چہارم) میں موجود معجزات نبوی ﷺ پر مشتمل مرویات سیرت کا تحقیقی جائزہ

Abdul Ahad[1], Majid Rashid[2], Muhammad Ziaullah[3]

ABSTRACT

Al ah Almighty has bestowed Mujizah [miracle] on every Prophet; and our Beloved Prophet has been blessed with the most number of Mu'jizaat. In fact, he is an embodiment of Mu'jizaat. The word ''معجزہ''literally means something th at makes anyone powerless. Mu'jizah is to demonstrate something in a supernatural way and contrary to apparent means. In other words, a Mu'jizah occurs without any means that exist in our world and su ch type of action cannot take place as a matter of routine. After the declaration of Prophet hood, if such an action occurs through a Prophet which is supernatural and does not involve any apparent means and the like of which can never be produced by those who deny Prophet hood, this is called 'Mu'jizah'';.In the Holy Quran, the words ''بَیِّنَۃ،بُرْھَان''have been mentioned, expressing the meaning of Mu'jizah. The wisdom of Mu'jizah is that Allah favor's and affirms that the Mu'jizah-performing great individual is a true Prophet .All Prophets have been blessed with Mu'jizaat, many of which have been mentioned in the Holy Quran and Blessed Hadees. In th is article, the authentic research review of the hadiths of the miracles contained in Tafsir Taseer-ul-Quran will be presented.

تمہید:

تفسیر تیسیر القرآن قرآن کریم کی ایک مفصل تفسیر ہے، جو علامہ عبد الرحمن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شاہکار و عالمانہ تصنیف ہے، آپؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کی تحقیقی کتابیں ہی ان کے مکمل تعارف کی ترجمان ہیں، موصوف جماعت اہل حدیث کے ان علماء میں سے ایک جید، ممتاز عالم دین اور صاحبِ قلم بزرگ تھے، جنہوں نے بغیر نام و نمود کی خواہش کے انتہائی خاموشی سے ٹھوس علمی اور دینی خدمات احسن طور پر سرانجام دیں۔ موصوف کا تعلق اس کیلانی خاندان سے ہے، جو ہمیشہ کتابت کے فن میں شہرت کے علاوہ دینی، علمی اور تحقیقی روایات کا بھی حامل چلا آرہا ہے۔

آپؒ کی پیدائش اپنے آبائی شہر کیلیاں والا ضلع گوجرانوالہ میں 11 نومبر 1923ء کو ہوئی۔ والد گرامی کا نام مولوی نور الٰہی تھا، اور وہ اپنے گاؤں میں امام مسجد اور خطیب تھے۔ ان کے چار بیٹے (محمد سلیمان، محمد ادریس، عبد الرحمن اور عبد الغفور) تھے۔ باپ نے سب کی احسن انداز میں تربیت کی اور حالات کے تقاضوں کے مطابق تعلیم دلائی۔[4]

مولانا کیلانیؒ نے فوج کی سرکاری ملازمت سے مستعفی کے بعد کتابت کو بطورِ پیشہ اختیار کیا۔ آپؒ عربی، اردو کے بڑے بہترین کاتب تھے۔ 1947ء سے 1965ء تک اردو کتابت کی، اور اس وقت کے سب سے اعلیٰ ادارے، فیروز سنز سے منسلک رہے، 1965ء میں قرآن مجید کی کتابت کا آغاز کیا، اور تاج کمپنی کے لئے بھی کام کرتے رہے۔[5]

آپؒ کی وفات اور نزع کا وقت بھی اتنا مختصر تھا۔ صفِ اول، بالکل دائیں جانب، باوضو، حالتِ سجدہ، اللہ تعالیٰ سے انتہائی مقامِ قربت، 18 دسمبر 1995ء بروز سوموار، اپنے ہاتھوں سے تعمیر کردہ مسجد میں باجماعت نمازِ عشاء ادا کرتے ہوئے حالتِ سجدہ میں خالقِ حقیقی جا ملے، اور داعی اجل کو لبیک کہا۔[6]

تفسیر تیسیر القرآن کا تعارف:

علامہ عبد الرحمٰن کیلانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تفسیر قرآن کو اپنی عمر کے آخری پانچ سال میں مکمل کیا ہے، اس سے قبل آپؒ بیسیوں تصانیف اور سینکڑوں مقالات تحریر فرما چکے تھے، مولانا نے تفسیرِ قرآن پر دراصل 3 مجموعے تیار کیے اور ان کی تیاری میں جہاں تیس سے پینتیس سال کا طویل عرصہ شامل رہا، وہاں اس کی باقاعدہ تصنیف و تکمیل اور ایک منظم تفسیر کی تشکیل بندی کا دورانیہ

---

[1] سکالر ایم فل علوم اسلامیہ، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان،

[2] لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان

[3] سی ٹی آئی لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس، صادق آباد، رحیم یار خان

[4] محمد اسحاق بھٹی، برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن (مکتبہ قدوسیہ، رحمانی مارکیٹ، اردو بازار لاہور، 2005) ص 258-260۔

[5] صلاح الدین یوسف، "مولانا عبد الرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ: خاندانی تعارف اور دینی و علمی خدمات کا جائزہ (ماہنامہ محدث، جولائی 1996) "شمارہ نمبر 210، ص 37، ج: 27۔

[6] ام عبد الرب، آہ۔۔ والد محترم (مولانا عبد الرحمٰن کیلانی)" ماہنامہ محدث، شمارہ: 208 جنوری 1996، شعبان "1416، جلد: 27، ص 108-112۔

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

1990ء سے وفات تک محیط ہے۔اس دورانیے میں آپؒ نے تمام دیگر علمی مشاغل ترک کر کے اکثر وقت تفسیرِ قرآن پر ہی صرف کیا۔اس عرصہ میں آپؒ کے بعض مقالات چند علمی جرائد مثلاً منہاج و محدث اور فکر و نظر وغیرہ میں شائع ہوتے رہے، لیکن چند ایک کے علاوہ اکثر 1990ء سے پہلے تحریر کیے گئے ہیں"۔[7]

تفسیر تیسیر القرآن:

ناشر: مکتبہ السلام، وسن پورہ، لاہور

ضخامت: 2812 صفحات

جلدیں: 4

جلد اول: عنوانات سمیت 680 صفحات پر مشتمل ہے۔ (از سورہ فاتحہ تا سورۃ الانعام)

جلد دوم: عنوانات سمیت 642 صفحات پر محیط ہے۔ (از سورۃ الاعراف تا سورۃ الکہف)

جلد سوم: "یہ 748 صفحات پر مشتمل ہے"۔ (از سورۃ مریم تا سورۃ ص)

جلد چہارم: "یہ 720 صفحات پر مشتمل" ہے۔ (از سورۃ الزمر تا سورۃ الناس)

جناب مفسر نے جس طرح اس کو پیش کیا ہے اس سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ کے پیش نظر منہج سلف کے مطابق تفسیر بالماثور و تفسیر بالرائے کے حسین امتزاج سے ایک ایسی تفسیر پیش کرنا ہے جس میں جدید پیش آمدہ مسائل پر علم و سائنس کے ارتقاء سے فائدہ اٹھاتے قرآنی موقف سلیس انداز میں پیش کیا جائے جس میں بعض جدید متنازع مسائل میں اجتہادی بصیرت کے ساتھ قرآن سے راہنمائی بھی لی جائے۔

"یہ تفسیر اسلاف کے تفسیری انداز پر تحریر کی گئی اور سابقہ تفاسیر ماثور ورائے کی جامع تفسیر ہے "اس میں موصوف نے تفسیر القرآن بالقرآن، احادیث، اقوال صحابہ و تابعین کو بنیاد بنایا ہے ۔اختلافی اور فروعی مسائل میں نقلی، عقلی دلائل سے واضح موقف اختیار کیا ہے اور اس میں منکرین حدیث کے دلائل کی خوب تردید کی ہے، اور جدید مغرب زدہ طبقہ کے اعتراضات پر بھی پوری توجہ مرکوز کی ہے۔سودی معاملات، لین دین اور تجارت کی غیر شرعی اقسام، تعدد ازواج، لونڈیوں اور غلاموں کے مسائل کو خاص طور پر موضوعِ بحث بنایا گیا ہے، اور اسی طرح بعض آیات کریمہ کا جدید سائنسی تحقیقات کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کیا ہے، اس تفسیر کی مزید خوبی یہ ہے کہ حاشیہ میں ذیلی عنوانات کا بھی اہتمام کیا ہے"۔[8]

زیر نظر تفسیر کی بنیاد اس فکر پر قائم ہے کہ مؤلف مرحوم تفسیر بالحدیث کا ایک منتخب نمونہ پیش کرنا چاہتے تھے جس کے لیے 30 برس قبل اپنی بڑی بیٹی کو انہوں نے ایسی صحیح احادیث کے انتخاب کا کام سونپ رکھا تھا جس کی بنا پر تفسیر مبارک کام سرانجام دیا جا سکے۔اس بنا پر تفسیر میں وسیع ذخیرہ حدیث کو شامل کیا گیا ہے۔دورِ حاضر میں صحیح و ضعیف احادیث کی بابت اُمت میں خصوصی ذوق پھیل جانے اور خود مصنف کے اس کا خاص اہتمام کرنے کی بدولت اس تفسیر میں احادیث کی صحت کا بھی بقدرِ امکان التزام کیا گیا ہے۔[9]

تیسیر القرآن "جلد سوم، چہارم" میں موجود معجزاتِ نبوی ﷺ پر مشتمل روایاتِ سیرت کا تحقیقی جائزہ:

معجزہ سے مراد کسی بھی نبی کی ذات سے صادر ہونے والا ایسا کام، جو دوسروں کی عقل کو عاجز کر دے، اور اس کا کوئی توڑ پیش نہ کیا جا سکے، اور نہ ہی اس کا کوئی جواب دیا جا سکے، انبیاء کے معجزات کہلائیں گے"۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے معجزہ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: "اعْلَمْ أَنَّ الْمُعْجِزَةَ أَمْرٌ خَارِقٌ لِلْعَادَةِ مقرون بالتحدي سالم عن الْمُعَارَضَةِ"[10]

"یعنی معجزہ ایسا خلافِ عادت کام، جو چیلنج کے ساتھ متصل ہو، اور وہ معارضہ سے محفوظ و مامون ہو (یعنی کوئی اس کی مثل کوئی نہ لا سکے)"

معجزاتِ نبوی ﷺ سے مراد صرف حضرت محمد ﷺ کے معجزات ہیں۔ قرآن مجید میں "بَيِّنَة اور بُرْهَان" کے الفاظ مذکور ہیں، جو معجزہ کے معنی کو ظاہر کرتے ہیں"۔ معجزہ کی حکمت یہ ہے کہ اس سے دعوائے نبوت کی تصدیق ہوتی ہے کہ معجزہ دکھانے والا عظیم شخص سچا نبی ہے۔ "نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک ہے"۔ جس میں آج تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اسی طرح حضور ﷺ نے جنت، جہنم کا تذکرہ اور قیامت اور احوالِ قیامت کا تمام حالات صحابہ کرام کو وحی کے ذریعے بتائے۔ اور ایسی پیشین گوئیاں بھی دیں، جو ہر موقع پر سچ ثابت ہوئیں۔ احادیث اور تاریخ میں نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے وصال تک اکثر معجزات درج ہیں۔ اس مقالہ میں تفسیر "تیسیر القرآن" میں موجود معجزات نبوی ﷺ پر مبنی مرویات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

حضور ﷺ کی تلاوت کی تاثیر سے مشرکین کا سجدہ ریز ہونا اور قصہ غرانیق کی حقیقت:

---

[7] حسن مدنی، مولانا عبدالرحمن کیلانی اور تفسیر قرآن " (ماہنامہ محدث، لاہور) شمارہ نمبر 208، جولائی 1996ء"، ص 33۔

[8] حبیب الرحمن، ضیاء الرحمن، تفسیر تیسیر القرآن کا اسلوب و منہج (ششماہی مجلہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور) ص 35، شمارہ نمبر 19۔

[9] عبدالوکیل علوی، مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات (ماہنامہ محدث، جولائی 1996) شمارہ نمبر 210، ص 95، ج: 27۔

[10] عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي، الاتقان فی علوم القرآن (الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1974) ص 3، ج 4

Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

1-"حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ، قَالَ: فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ"11

" ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو احمد زبیری نے خبر دی، کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سجدہ والی سورت سورۃ النجم ہے۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (اس کی تلاوت کے بعد) سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب ہی نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا، سوائے ایک شخص کے، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میں مٹی اٹھائی اور اسی پر سجدہ کر لیا۔ بعد میں (بدر کی لڑائی میں) میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں وہ قتل کیا ہوا پڑا ہے۔ وہ شخص امیہ بن خلف تھا۔"

توضیح:

نبی ﷺ نے سورہ نجم کی تلاوت فرمائی، اور خاتمے پر جب آپ نے سجدہ کیا تو تمام حاضرین، مسلم اور مشرک سب، سجدے میں گر گئے۔ مشرکین کا مسلمانوں کے ساتھ سجدہ ریز ہونا قرآن کی تاثیر کی وجہ سے تھا۔ اول تو قرآن کا زورِ کلام اور انتہائی اندازِ بیان پر تاثیر، پھر نبی ﷺ کی زبان مبارک سے اس کا ایک ملہمانہ شان کے ساتھ ادا ہونا، اس کو سن کر اگر پورے مجمع پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی ہو' اور آپ کے ساتھ سارا مجمع سجدے میں گر گیا ہو" تو کچھ بعید نہیں ہے۔ یہ تو وہ چیز تھی جس کی بنا پر قریش کے لوگ قرآن کو جادو، اور آپ ﷺ کو جادوگر کہتے تھے،" اور مسلمانوں پر بلند آواز سے قرآن پڑھنے پر پابندی عائد کی تھی" کہ اس سے ان کی خواتین اور بچے متاثر ہوتے ہیں" حالانکہ وہ خود بھی قرآن کی تاثیر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

جرح وتعدیل وتخریج الحدیث:

قال الشيخ الألباني:"صحيح"12

" شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یہ حدیث صحیح ہے"۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی ' اور مسند احمد اور سنن دارمی' میں اسی واقعہ کی تخریج کی گئی ہے کہ یہ حدیث شیخین کی شرائط کے مطابق اور صحیح الاسناد ہے۔ بعض تفاسیر میں ایک اور واقعہ مندرج ہے جو یوں ہے کہ ایک دن قریش کی ایک بڑی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ آپ ﷺ پر سورہ نجم نازل ہوئی، اور آپ ﷺ نے اسے پڑھنا شروع کیا، جب آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں۔

"أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى "وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى" 13

تو شیطان نے آپ کی آواز میں آواز ملا کر درج ذیل الفاظ یوں پڑھے، کہ معلوم ہوتا تھا، کہ یہ الفاظ آپ ہی کی زبان اقدس سے ادا ہوئے ہیں۔"تِلْکَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰی " وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْجٰی")(یہ اونچی گردنوں والی دیویاں ہیں، یعنی لات، عزیٰ اور منات۔ اور یقیناً اللہ کے ہاں ان کی شفاعت کی توقع کی جاسکتی ہے)۔ اس کے بعد آگے پھر آپ سورہ نجم کی آیات پڑھتے چلے گئے، یہاں تک کہ جب اختتام سورہ پر آپ نے سجدہ کیا تو مشرک اور مسلمان سب سجدے میں گر گئے۔ کفار قریش نے کہا کہ اب ہمارا محمد ﷺ سے کیا اختلاف باقی رہ گیا۔ ہم بھی تو یہی کہتے تھے کہ خالق ورازق اللہ ہی ہے، البتہ ہمارے یہ معبود اس کے حضور میں ہمارے شفیع ہیں۔ شام کو جبریل آئے اور انہوں نے کہا یہ آپ نے کیا کیا؟ یہ دونوں فقرے تو میں نہیں لایا تھا۔

اس پر آپ سخت مغموم ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیت نازل کی:

"وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ " لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ " وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا"14

یہ چیز برابر نبی ﷺ کو رنج و پریشانی میں مبتلا کیے رہی، یہاں تک کہ سورہ حج کی یہ آیت نازل ہوئی، اور اس میں آنحضرت ﷺ کو تسلی دی گئی، کہ آپ سے پہلے بھی انبیاء کے ساتھ ایسا معاملہ ہوتا رہا ہے۔ ادھر یہ واقعہ کہ قرآن سن کر آنحضرت ﷺ کے ساتھ قریش کے لوگوں نے بھی سجدہ کیا، مہاجرین حبشہ تک اس انداز میں پہنچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان صلح ہو گئی ہے۔ چنانچہ بہت سے مہاجرین مکہ واپس آ گئے۔ مگر یہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ صلح کی خبر غلط تھی، اسلام اور کفر کی دشمنی بعینہٖ قائم ہے۔15

---

[11] عبدالرحمن کیلانی، تیسیر القرآن (مکتبہ السلام، وسن پورہ، لاہور، 1435ھ) تیسیر القرآن، (الحج؛52)، 172/3۔
البخاري، محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا، حديث: 4863۔

[12] محمد ناصر الدين الألباني، سلسلة الأحاديث الصحيحة (برنامج منظومة التحقيقات الحديثية من إنتاج مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسكندرية) 838/6۔

[13] النجم؛ 19۔20۔

[14] الاسراء؛ 73۔

[15] تیسیر القرآن، 172/3۔

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

یہ قصہ ابن جریر اور بہت سے مفسرین نے اپنی تفسیروں میں، ابن سعد نے طبقات میں، الواحدی نے اسباب النزول میں، موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں، ابن اسحاق نے سیرت میں اور ابن ابی حاتم ، ابن النذر، بزّار، ابن مردویہ اور طبرانی نے اپنے احادیث کے مجموعوں میں نقل کیا ہے۔ جن سندوں سے یہ نقل ہوا ہے وہ محمد بن قیس، محمد بن کعب قُرظی، عُروہ بن زبیر، ابو صالح، ابو العالیہ، سعید بن جبیر، ضحاک، ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث، قتادہ، مجاہد، سُدّی، ابن شہاب زُہری، اور ابن عباس پر ختم ہوتی ہیں (ابن عباس کے سوا ان میں سے کوئی صحابی نہیں ہے)

ابن کثیر، بیہقی، قاضی عیاض، ابن خُزیمہ، قاضی ابو بکر ابن العزی، قُطبی، بدر الدین عینی، شوکانی، آلوسی وغیرہ حضرات اس قصے کو بالکل غلط قرار دیتے ہیں۔ ابن کثیر کہتے ہیں، کہ جتنی سندوں سے یہ روایت ہوا ہے، سب مرسل و منقطع ہیں، مجھے کسی صحیح متصل سند سے یہ نہیں ملا۔ بیہقی کہتے ہیں کہ از روئے نقل یہ قصہ ثابت نہیں ہے۔ ابن خزیمہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ زنادقہ کا گھڑا ہوا ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ اس کی کمزوری اسی سے ظاہر ہے کہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے کسی نے بھی اس کو اپنے ہاں نقل نہیں کیا اور نہ یہ کسی صحیح متصل بے عیب سند کے ساتھ ثقہ راویوں سے منقول ہوا ہے۔

امام رازی، قاضی ابو بکر جصاص جیسے نامور فقیہ اور زَمخشری جیسے عقلیت پسند مفسر، اور ابن جریر جیسے امام تفسیر و تاریخ و فقہ اس کو صحیح مانتے ہیں اور اسی کو آیت زیر بحث کی تفسیر قرار دیتے ہیں۔

ابن حجر کا محد ثانہ استدلال یہ ہے کہ: سعید بن جبیر کے طریق کے سوا باقی جن طریقوں سے یہ روایت آتی ہے وہ یا تو ضعیف ہیں یا منقطع ہیں۔

یہ واقعہ کئی لحاظ سے غلط ہے مثلاً:

1) ان تمام روایات کی اسناد مرسل اور منقطع ہیں۔ "لہذا یہ روایات ساقط الاعتبار ہیں"۔ اسی وجہ سے صحاح ستہ میں اس قسم کی کسی روایت کا ذکر نہیں۔

2) ان آیات میں اس شیطانی وسوسہ سے پہلے ہی بتوں اور دیویوں کی مذمت کا تذکرہ ہے اور بعد میں بھی۔ لہذا درمیان میں بتوں کا یہ ذکرِ خیر کسی لحاظ سے بھی مناسب معلام نہیں ہوتا۔

3) تاریخی لحاظ سے یہ روایات اس لئے غلط ہیں کہ واقعہ ہجرت 5 نبوی میں پیش آیا تھا اور جو مہاجر اس غلط قسم افواہ کی بنا پر واپس مکہ آئے تھے وہ صرف تین ماہ بعد آئے تھے۔ جبکہ یہ سورت مدنی ہے اور ہجرت حبشہ سے واپسی اور اس سورۃ کے نزول کے درمیان کم از کم آٹھ نو سال کا وقفہ ہے۔[16]

تفہیم القرآن میں علامہ مودودیؒ لکھتے ہیں کہ:

"اس قصے کی تفصیلات میں چھوٹے چھوٹے اختلافات کو چھوڑ کر دو بہت بڑے اختلافات ہیں:

1) ایک یہ کہ بتوں کی تعریف میں جو کلمات نبی ﷺ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں وہ قریب قریب ہر روایت میں دوسری روایت سے مختلف ہیں۔ ہم نے ان کا استقصاء کرنے کی کوشش کی تو 15 عبارتیں الگ الگ الفاظ میں پائیں۔

2) دوسرا بڑا اختلاف یہ ہے کہ کسی روایت کی رو سے یہ الفاظ ہیں کہ وحی کے دوران شیطان نے آپ پر القاء کر دیے اور آپ سمجھے کہ یہ بھی جبریل لائے ہیں۔ کسی روایت میں ہے کہ یہ الفاظ اپنی خواہش کے زیر اثر سہواً آپ کی زبان سے نکل گئے۔ کسی میں ہے کہ اس وقت آپ کو اونگھ آگئی تھی اور اس حالت میں یہ الفاظ نکلے۔ کسی کا بیان ہے کہ آپ نے یہ قصداً کہے مگر استفہام انکاری کے طور پر کہے۔ کسی کا قول ہے کہ شیطان نے آپ کی آواز میں آواز ملا کر یہ الفاظ کہہ دیے اور سمجھا یہ گیا کہ آپ نے کہے ہیں۔ اور کسی کے نزدیک کہنے والا مشرکین میں سے کوئی شخص تھا"۔[17]

یہ روایت مختلف محدثین نے الفاظ اور سند کی بھی تبدیلی کے ساتھ ذکر کی ہے جس میں چند ایک کے حوالے درج ذیل ہیں:

صحیح مسلم میں یہی مضمون اختلاف سند و اختلاف الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر"،حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ،"عَنِ النَّبِيِّ صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَه..."الخ18"

سنن ابی داوٗد میں یہی مضمون اختلاف سند اور الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

"حَدَّثَنَاحَفْصُ بْنُ عُمَرَ،حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،" أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا، وَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ..."الخ19"

سنن نسائی میں بھی یہی مضمون اختلافِ سند اور اختلافِ الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

"أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ:حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ:حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،" أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم "قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا"20

---

[16] تیسیر القرآن، 173/3۔

[17] سید ابو الاعلی مودودی، *تفہیم القرآن* (ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، س۔ن) 245/3۔

[18] القشيري، مسلم بن الحجاج ،صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة، بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ، حديث: 576۔

[19] ابوداؤد، سليمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، كتاب الصلوٰة، بَابُ مَنْ رَأَى فِيهَا السُّجُودَ، حديث: 1406۔

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

مسند احمد میں مسانید عبد اللہ بن مَسْعُودٍ میں یہ روایت اختلاف الفاظ کے ساتھ مروی ہے:
"حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ:حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،"أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله تعالى عليه وسلم قَرَأَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ وَسَجَدَ فِيهَا"21

سنن دارمی میں بھی یہی مضمون اختلاف سند واختلاف الفاظ کے ساتھ مروی ہے:
"أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ،حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، "عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا"۔الخ22

اُمّی ہونے کے باوجو دتمام جہانوں کا معلم ہونا:

2۔"حَدَّثَنَاآدَمُ،حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،" عَنِ النَّبِيِّ صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ،" لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلاَثِينَ"23

"ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اسود بن قیس نے بیان کیا، ان سے سعید بن عمرو نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر ؓ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہم ایک بغیر پڑھی لکھی قوم ہیں نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا۔ مہینہ یوں ہے اور یوں ہے۔ آپ کی مراد ایک مرتبہ انتیس (دنوں سے) تھی اور ایک مرتبہ تیس سے"۔

توضیح:

آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ تھا، کہ آپ ﷺ باوجود یکہ امی تھے،، کسی استاد کے سامنے دوزانو ہو کر نہیں پڑھا، اس کے باوجود اللہ تعالی نے آپ کو تمام جہان والوں سے زیادہ علم دیا اور آپ نے لوگوں کو معلم بن کر سکھایا۔ مذکورہ بالا حدیث میں آپ ﷺ امی ہونے کا اعتراف کیا ہے کہ ہم جس حالت پر ماں نے جنا اسی حالت پر ہیں، پڑھنا لکھنا نہیں جانتے۔"مہینے کی گنتی آپ ﷺ نے دسوں انگلیوں سے تین بار اشارہ کرکے سمجھایا، کہ مہینہ کبھی تیس دن کا ہوتا ہے، اور کبھی انتیس دن کا، پھر تیسری مرتبہ ایک انگلی بند کر لی"۔

جرح وتعدیل وتخریج الحدیث:

قَالَ ابو عيسىٰ: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"24

"امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے"۔

سعید بن عمرو بن سعید بن العاص بن سعید بن العاص بن اُمیۃ القرشی نے اس حدیث کا سماع حضرت ابن عمر ؓ سے کیا ہے اور انہوں نے یہ حدیث آپ ﷺ سے براہ راست سنی ہے لہذا یہ مرفوع متصل ہے۔ اور یہ کبھی کبھی مرسل روایات بھی ذکر کرتے ہیں۔

یہ روایت شیخین کی کڑی اور سخت شرائط کی مطابق ہے؛ کیونکہ مختلف مقامات پر مختلف ابواب میں امام بخاری ومسلم نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ لہذا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

یہ روایت مختلف محدثین نے الفاظ کی تبدیلی اور سند کی بھی تبدیلی کے ساتھ ذکر کی ہے جس میں چند ایک کے حوالے درج ذیل ہیں:

صحیح مسلم میں یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ بخاری کی طرز پر مروی ہے:
"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ" حَدَّثَنَا شُعْبَةُ"عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَ" يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله تعالى عليه وسلم " قَالَ"إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ" لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ،۔۔۔وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ"25

اس سند میں"وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ"کا اضافہ ہے کہ آپ نے دو مرتبہ اشارہ کیا؛ پہلی مرتبہ مکمل دس کا تین مرتبہ اور دوسری مرتبہ دو مرتبہ دس انگلیوں کا اور تیسری مرتبہ ایک انگلی بند کر دی۔

---

[20] النسائی، احمدبن شعیب، سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب السجود في وَالنَّجْمِ، حدیث: 959۔
[21] أبو عبد الله، أحمد بن محمد بن حنبل، الشيباني، مسند الامام احمدبن حنبل، 228/1، حدیث: 281۔
[22] أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي، سنن دارمي، (دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، 2000ء) کتاب الصلوٰۃ، 918/2، حدیث: 1506۔
[23] تیسیر القرآن، (العنکبوت؛ 48)، 488/3۔
صحيح البخاري، كِتَاب الصَّوْمِ، باب قول النبیﷺلانکتبو لانحسب، حدیث: 1913۔
[24] محمد ناصر الدين الألباني، صحيح وضعيف سنن الترمذي (برنامج منظومة التحقيقات الحديثية من إنتاج مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسكندرية) 261/6۔
[25] صحیح مسلم، كتاب الصيام، بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، حدیث: 1080۔

Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

سنن ابی داوٗد میں یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ بخاری کی طرز پر مروی ہے:

"حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ،حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ''إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ، وَلَا نَحْسُبُ......الخ"[26]

سنن نسائی میں بھی یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ بخاری کی طرز پر مروی ہے:

"أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى" قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ"عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ" عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ عُمَرَ"عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ
وَلَا نَحْسُبُ.....الخ"[27]

مسند احمد میں یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ بخاری کے الفاظ کے مطابق مروی ہے؛

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ"حَدَّثَنَا شُعْبَةُ '' عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ"سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ ''عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ" إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ....الخ"[28]

غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت اور آپ ﷺ کا معجزہ:

3-"حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ،حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ'' أَخْبَرَنَاحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ،أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاء " قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ '' لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خَمَصًا شَدِيدًا'' فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خَمَصًا شَدِيدًا'' فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ'' صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ" وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهُ '' وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا'' ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، فَقَالَتْ: "لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وَبِمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ"، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!"ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ"، فَصَاحَ النَّبِيُّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فَقَالَ ''يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ'' إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلًا بِهَلّكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ''لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ» . فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي" فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ" فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ"ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ"ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي" وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا'' وَهُمْ أَلْفٌ " فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا ''وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ'' وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ ''كَمَا هُوَ"[29]

"مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، کہا ہم کو سعید بن میناء نے خبر دی، کہا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ انتہائی بھوکے ہیں۔ میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائیں جس میں ایک صاع جَو تھے۔ گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جَو کو چکی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جَو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے کان میں یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جَو پیس لیے ہیں جو ہمارے پاس تھے۔ اس لیے آپ دو ایک صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ آپ ﷺ نے بہت بلند آواز سے فرمایا کہ اے اہل خندق! جابر رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے کھانا تیار کروایا ہے۔ بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میں آنہ جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور تب آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا۔ ادھر آپ ﷺ بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور آپ ﷺ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی۔ ہانڈی میں بھی آپ نے لعاب کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ۔ وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔ صحابہ کی تعداد ہزار کے قریب تھی۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے (شکم سیر ہو کر) کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام لوگ واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جارہی تھیں"۔

توضیح:

[26] سنن ابی داؤد، کتاب الصوم،بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، حدیث: 2319۔

[27] سنن نسائی ،کتاب الجنائز، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ، حديث: 2141۔

[28] مسندالام احمد بن حنبل،59/9، حدیث: 5017۔

[29] تیسیرالقرآن،(الاحزاب:9۔27) ،565/3۔

صحیح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي،باب غزوة الخندق،حديث: 4102۔

Vol.5 No.1 2022
JAHAN-E-TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

غزوہ خندق شوال ۵ ہجری میں پیش آیا۔اس میں نبوت کی کئی نشانیاں جلوہ فگن ہوئیں۔ آپ ﷺ نے دوران کھدائی شام،فارس اور یمن کی فتح کی خوشخبری سنائی اور مذکورہ بالا واقعہ بھی اسی غزوہ میں پیش آیا،جو آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔

جرح وتعدیل وتخریج الحدیث:

قال الشيخ الألباني: "صحيح"[30]

" شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یہ حدیث صحیح ہے"۔

ابو عاصم کا اصل نام ضحاک بن مخلد بن الضحاک بن مسلم بن الضحاک الشیبانی ہے۔انہوں نے حنظلہ بن سفیان بن عبد الرحمن بن صفوان بن اُمیۃ القرشی سے سماع کیا ہے۔یہ بھی تابعی ہیں۔اس روایت کے تمام راوی عادل اور ثقہ ہیں۔

یہ روایت شیخین کی کڑی اور سخت شرائط کی مطابق ہے؛کیونکہ مختلف مقامات پر مختلف ابواب میں امام بخاری مسلم نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔لہذا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

صحاح ستہ میں سے یہ روایت صرف صحیحین میں ہے۔البتہ دیگر محدثین نے الفاظ کی تبدیلی اور سند کی بھی تبدیلی کے ساتھ ذکر کی ہے جس میں چند ایک کے حوالے درج ذیل ہیں:

صحیح مسلم میں یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ بخاری کی طرز پر مروی ہے:

"حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَد '' مِنْ رُقْعَةٍ عَارِضَ لِي بِهَا، ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ء هُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أحَدَّثَنَا ء سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ '' قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله تعالى عليه وسلم خَمَصًا۔۔۔۔الخ31"

مسند احمد میں بھی یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ اور اختلاف الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

"حَدَّثَنَا يَعْقُوبُحَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: عَمِلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم '' فِي الْخَنْدَقِ قَالَ'' فَكَانَتْ عِنْدِي شُوَيْهَةُ عَنْزٍ جَذَعٌ سَمِينَةٌ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَوْ صَنَعْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم '' قَالَ: فَأَمَرْتُ امْرَأَتِي۔۔۔۔الخ32"

سنن دارمی میں یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ اور اختلاف الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

"أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ،حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَرْوِيهِ عَنْكَ، فَقَالَ جَابِرٌ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفُرُهُ فَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔۔۔الخ33"

حضور ﷺ کا قیامِ مدینہ میں غزوہ موتہ کے مجاہدین کی خبر دینا:

4۔"حَدَّثَنَاأَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ،حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله تعالى عليه وسلم نَعَى زَيْدًا، وَجَعْفَرًا "وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ"فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ" ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ» وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ: «حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ، حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ»"34

"ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا' کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' ان سے ایوب سختیانی نے' ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زید' جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو دے دی تھی جب ابھی ان کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ فرماتے جا رہے تھے کہ اب زید رضی اللہ عنہ جھنڈا اٹھائے ہوئے ہیں' اب وہ شہید کر دیئے گئے' اب جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا لیا' وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔اب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا لیا' وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔"

توضیح:

یہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں رہتے ہوئے غزوہ موتہ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا،اور پل پل کی خبر دی جب کہ ابھی تک کوئی قاصد بھی خبر لے کر نہیں آیا تھا۔سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا لقب تھا جو ان کو اس غزوہ میں نو تلواریں ٹوٹنے کی وجہ سے ملا۔

---

[30] سلسلة الأحاديث الصحيحة (برنامج منظومة التحقيقات الحديثية من إنتاج مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسكندرية) 897/6۔

[31] صحيح مسلم، كتاب الاشربہ، بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذَلِكَ، وَبِتَحَقُّقِهِ تَحَقُّقًا تَامًّا، وَاسْتِحْبَابِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ،حديث: 2039۔

[32] مسند الامام احمد بن حنبل،276/23،حديث؛ 15028۔

[33] سنن دارمی، كتاب دلائل النبوه، بَابُ مَا أُكْرِمَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهِ، 184/1، حديث؛ 43۔

[34] تيسير القرآن،(السبا؛28) ،637/3۔
صحيح البخاري،كِتَاب الْمَغَازِي،باب غزوة موتہ من ارض شام،حديث: 4262۔

Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

جرح وتعدیل و تخریج الحدیث:

قال الشيخ الألباني: "صحيح"[35]

" شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یہ حدیث صحیح ہے۔"

یہ روایت امام بخاری کی کڑی اور سخت شرائط کی مطابق ہے؛کیونکہ مختلف مقامات پر مختلف ابواب میں امام بخاری نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔لہذا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

صحاح ستہ میں سے یہ روایت صرف بخاری ونسائی میں موجود ہے۔البتہ دیگر محدثین نے الفاظ کی تبدیلی اور سند کی بھی تبدیلی کے ساتھ ذکر کی ہے جس میں چند ایک کے حوالے درج ذیل ہیں:

سنن نسائی میں یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ بخاری کی طرز پر مروی ہے:

"أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ، فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ»36"

اس سند میں مطلقاً قائدین کی شہادت کی خبر دینے کا ذکر ہے۔

مسند احمد میں یہی مضمون اختلاف سند واختلاف الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

"حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ،حَدَّثَنَاأَيُّوبُ " عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ" عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ" خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله تعالى عليه وسلم فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ...... ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدٌ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهُمْ عِنْدَنَا"37

اس سند میں "مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهُمْ عِنْدَنَا "کا اضافہ ہے۔جو بخاری کی روایت میں نہیں ہے۔

"قلیبِ بدر کا واقعہ اور آپ ﷺ کا معجزہ":

5-"حَدَّثَنِي عُثْمَانُ،حَدَّثَنَا عَبْدَةُ" عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ" عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صلى الله تعالى عليه وسلم "عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ: «هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُمُ الآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ» ، فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صلى الله تعالى عليه وسلم : «إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الحَقُّ» ثُمَّ قَرَأَتْ {إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ المَوْتَى} [النمل: 80] حَتَّى قَرَأَتْ الآيَةَ"38

"مجھ سے عثمان نے بیان کیا' ہم سے عبدہ نے بیان کیا' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے کنویں پر کھڑے ہو کر فرمایا ''کیا جو کچھ تمہارے رب نے تمہارے لیے وعدہ کر رکھا تھا' اسے تم نے سچا پا لیا؟'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا''جو کچھ میں کہہ رہا ہوں''یہ اب بھی اسے سن رہے ہیں۔'' اس حدیث کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا''تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ''انہوں نے اب جان لیا ہو گا کہ جو کچھ میں نے ان سے کہا تھا وہ حق تھا۔''اس کے بعد انہوں نے آیت إنك لا تسمع الوتی'' ''بیشک آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے۔'' پوری پڑھی۔"

توضیح:

قلیبِ بدر سے مراد یہ ہے''کہ آپ ﷺ نے بدر کے ستر مقتول کفار قریش کو ایک کنویں میں ڈالا''اور کنویں کے کنارے کھڑے ہو کر انہیں مخاطب کر کے فرمایا"تمہارے مالک نے جو سچا وعدہ تم سے کیا تھا وہ کیا تم نے پالیا؟لوگوں نے عرض کی؛یارسول اللہ ﷺ ! کیا آپ مردوں کو سناتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا''جو کچھ میں کہہ رہا ہوں" یہ اب بھی اسے سن رہے ہیں۔"

توضیح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے ویسے تو نہیں سن سکتے جیسا کہ آیت بالا میں ارشاد ہے؛ہاں البتہ اگر اللہ کسی کو سنانا چاہے تو سن سکتے ہیں۔اور یہ بھی آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ فی الحقیقت تو سنانے والا اللہ ہے لیکن اس موقع پر اللہ نے ان مردوں کو آپ ﷺ کی بات سنائی۔اور قتادہؒ کے بقول اللہ نے انہیں زندہ کیا تھوڑی دیر تاکہ وہ یہ بات سن لیں انہیں شرمندہ کرنے کے لیے۔

جرح وتعدیل و تخریج الحدیث:

قال الشيخ الألباني: "صحيح"[39]

" شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یہ حدیث صحیح ہے۔"

ہشام کا سماع اپنے والد عروہ سے ثابت ہے۔اور عبدۃ کا نام عبدۃ بن سلیمان الکلابی ہے۔صغار تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔یہ روایت امام بخاری کی کڑی اور سخت شرائط کی مطابق ہے؛کیونکہ مختلف مقامات پر مختلف ابواب میں امام بخاری نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔لہذا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

---

[35] سلسلة الأحاديث الصحيحة (برنامج منظومة التحقيقات الحديثية من إنتاج مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسكندرية) 281/4.

[36] سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب النعی، حدیث؛ 1878.

[37] مسند امام احمد بن حنبل ،167/19، حدیث؛ 12114.

[38] تیسیر القرآن، (الفاطر؛22)،662/3.

صحيح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي،باب قتل ابی جہل، حدیث: 3980.

[39] سلسلة الأحاديث الصحيحة (برنامج منظومة التحقيقات الحديثية من إنتاج مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسكندرية) 1385/7.

Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

محدثین کرام نے الفاظ کی تبدیلی اور سند کی تبدیلی کے ساتھ اس حدیث کی تخریج ذکر کی ہے، جس میں چند ایک کے حوالے درج ذیل ہیں:

سنن نسائی میں یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے:

"أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ" قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدَةُ" عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ" أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله تعالى عليه وسلم وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: «هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟»۔۔۔الخ"[40]

مسند احمد میں بھی یہی روایت اختلاف سند کے ساتھ مذکور ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكِلَابِيُّ،حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، "أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله تعالى عليه وسلم وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ: «هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟"»[41]

دلائل النبوۃ میں امام بیہقی نے اس روایت کو بخاری کی طرز پر نقل کیا ہے:

"حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ" قَالَ:حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ" عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ" قَالَ: "وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صلى الله تعالى عليه وسلم عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ:۔۔۔الخ"[42]

دو قبروں سے گذر اور عذاب کی خبر دینا:

6۔"حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ،حَدَّثَنَا جَرِيرٌ،عَنِ الأَعْمَشِ" عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَرَّ النَّبِيُّ صلى الله تعالى عليه وسلم عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ:"إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ» ثُمَّ قَالَ: «بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ" قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا، فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا"[43]

"ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے اعمش نے' ان سے مجاہد نے' ان سے طاوس نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر دو قبروں پر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! ان میں ایک شخص تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کے لیے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے ایک ہری ٹہنی لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں ان کا عذاب کم ہو جائے۔"

توضیح:

یہ بھی آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ کو عذاب قبر کی اطلاع ہوگئی۔ چغلی خود اگرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے بچنا کوئی مشکل بات نہیں "اس لحاظ سے آپ ﷺ فرمایا" کہ کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیے جا رہے ہیں۔ دوسرا شخص پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا، پیشاب کے چھینٹے اس کے بدن یا کپڑوں پر پڑ جایا کرتے تھے" جو قبر میں عذاب کا سبب بنے، اس لیے اس کی احتیاط کرنی چاہیے" اور یہ کوئی بہت بڑی اور مشکل بات نہیں نیز خشک ٹہنی رکھنا اور عذاب کم ہونا یہ صرف آپ ﷺ کے ساتھ خاص تھا۔

جرح وتعدیل وتخریج الحدیث:

قال الشيخ الألباني: "صحيح"[44]

" شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یہ حدیث صحیح ہے۔"

یہ روایت امام بخاری و مسلم کی کڑی اور سخت شرائط کی مطابق ہے؛ کیونکہ مختلف مقامات پر مختلف ابواب میں امام بخاری اور امام مسلم نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ لہذا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

محدثین کرام نے الفاظ کی تبدیلی اور سند کی تبدیلی کے ساتھ اس حدیث کی تخریج ذکر کی ہے، جس میں چند ایک کے حوالے درج ذیل ہیں:

صحیح مسلم میں یہی مضمون اختلاف سند اور الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے:

"قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ،حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله تعالى عليه وسلم عَلَى قَبْرَيْنِ۔۔۔فَدَعَابِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ ۔۔۔الخ"[45]

---

[40] سنن نسائی، کتاب الجنائز،باب ارواح المومنین، حدیث؛ 2076۔

[41] مسند امام احمد بن حنبل، 20/9، حدیث؛4958۔

[42] أحمد بن الحسين بن علي أبو بكر البيهقي،دلائل النبوة (مكتبة السوادي، جدة ، 1413ھ) 93/3۔

[43] تيسير القرآن (المؤمن: 46)،85/4۔ صحيح البخاري، كِتَاب الْجَنَائِزِ،با ب عذاب القبر من الغيبة و البول،حديث: 1378۔

[44] سلسلة الأحاديث الصحيحة (برنامج منظومة التحقيقات الحديثية من إنتاج مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن و السنة بالإسكندرية) 2/ 635۔

[45] صحيح مسلم،كتاب الطهارة ، بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَوُجُوبِ الِاسْتِبْرَاءِ مِنْهُ،حديث؛ 292۔

Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اس سند میں"عُودًا رَطْبًا"کی بجائے" بِعَسِيبٍ رَطْبٍ "کے الفاظ ہیں اور"ثُمَّ غَرَزَ "کی بجائے"ثُمَّ غَرَسَ"کے الفاظ ہیں۔

سنن ابی داوٗد میں بھی یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ مسلم کی روای کے مطابق ذکر کیا گیا ہے:

حَدَّثَنَازُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا:"حَدَّثَنَاوَكِيعٌحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "مَرَّ رَسُولُ اللَّهِصلی اللہ تعالی علیہ وسلم عَلَى قَبْرَيْنِ،۔۔۔الخ"[46]

سنن ترمذی میں بھی یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ مسلم کی روای کے مطابق ذکر کیا گیا ہے:

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، وَقُتَيْبَةُ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا:"حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ الأَعْمَشِ، قَال: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ:۔۔۔الخ"[47]

سنن نسائی میں یہی روایت اختلاف سند کے ساتھ مروی ہے:

أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ" عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالم " سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ:۔۔۔الخ"[48]

سنن ابن ماجہ میں بھی یہی مضمون الفاظ اور سند کے فرق کے ساتھ مذکور ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ:"حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بِقَبْرَيْنِ جَدِيدَيْنِ، فَقَالَ:۔۔۔۔الخ"[49]

اس سند میں" جَدِيدَيْنِ "کا اضافہ ہے کہ قبریں تازہ تھیں۔

حدیبیہ میں پانی کی قلت اور آپ ﷺ کے معجزات:

7۔"حَدَّثَنَايُوسُفُ بْنُ عِيسَى" حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ" حَدَّثَنَاحُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ '' وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : «مَا لَكُمْ؟» قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ ''بِهِ وَلاَ نَشْرَبُ، إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، قَالَ: «فَوَضَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ المَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ العُيُونِ» . قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا ''فَقُلْتُ لِجَابِرٍ '' كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَال '' لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً"[50]

"ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن فضیل نے' کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے' ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر سارا ہی لشکر پیاسا ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک چھاگل تھا' اس کے پانی سے آپ نے وضو کیا۔ پھر صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ صحابہ بولے کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس اب پانی نہیں رہا' نہ وضو کرنے کے لیے اور نہ ہی پینے کے لیے سوائے اس پانی کے جو آپ کے برتن میں موجود ہے۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر ابلنے لگا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ہم نے پانی پیا بھی اور وضو بھی کیا۔ (سالم کہتے ہیں کہ) میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے بتلایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو بھی وہ پانی کافی ہو جاتا۔ ویسے اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔"

توضیح:

یہ آپ ﷺ کا صریح معجزہ تھا کہ پانی کے قلت کے موقع پر غزوہ حدیبیہ کے دوران آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ برتن میں رکھا" اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر ابلنے لگا"۔ اور راوی کے بقول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد پندرہ سو تھی۔

جرح وتعدیل وتخریج الحدیث:

قال الشيخ الألباني: "صحيح"[51]

" شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یہ حدیث صحیح ہے۔"

---

[46] سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ،باب الاستبراء من البول،حدیث؛ 20۔

[47] الترمذي، محمد بن عیسی،سنن ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب التشدید فی البول،حدیث؛ 70۔

[48] سنن نسائی،کتاب الطھارۃ، باب التزہ عن البول، حدیث؛ 31۔

[49] ابن ماجة ، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني،سنن ابن ماجہ ، کتاب الطھارۃ ،باب التشدید فی البول،حدیث؛ 347۔

[50] تیسیرالقرآن (الفتح: 3)،243/4۔
صحیح البخاري، کِتَاب المغازی،باب غزوۃ الحدیبیہ،حدیث: 4152۔

[51] سلسلة الأحاديث الصحيحة (برنامج منظومة التحقيقات الحديثية من إنتاج مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن و السنة بالإسكندرية) 7/ 487۔

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

سالم سے مراد سالم بن اَبی الجعد ہے جو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے تلمیذ رشید ہیں۔ تمام رجال ثقات ہیں، لہذا روایت صحیح ہے۔ حصین بن عبد الرحمن السلمی سے اس حدیث کا سماع محمد بن فضیل نے کیا ہے جو ابن فضیل کے نام سے مشہور ہیں۔

شعیب الارنوط کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق ہے۔ چونکہ یہ روایت امام بخاری و مسلم کی کڑی اور سخت شرائط کی مطابق ہے؛ کیونکہ امام بخاری و مسلم نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ لہذا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

یہ روایت انہیں الفاظ کے ساتھ صحاح ستہ میں سے صرف بخاری شریف میں ہے۔ البتہ دیگر محدثین کرام نے الفاظ کی تبدیلی اور سند کی تبدیلی کے ساتھ اس حدیث کی تخریج ذکر کی ہے، جس میں چند ایک کے حوالے درج ذیل ہیں:

مسند احمد میں یہی مضمون اختلاف سند اور الفاظ کے ساتھ مروی ہے:
حَدَّثَنَايُونُسُ قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَال ''حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ'' قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ. قَالَ شُعْبَةُ ''وَأَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ '' سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ '' كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَ الشَّجَرَةِ؟۔۔۔فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ الْعُيُونُ»۔۔۔۔الخ"[52]

یہاں "فَجَعَلَ المَاءُ يَفُورُ "کی بجائے "فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ "کے الفاظ ہیں۔

سنن دارمی میں یہی مضمون اختلاف سند اور تبدیلی الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:
"أَخْبَرَنَاأَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَحُصَيْنٍ، سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ'' يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَصَابَنَا عَطَشٌ فَجَهَشْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔۔۔۔«فَوَضَعَ يَدَهُ فِي تَوْرٍ، فَجَعَلَ يَفُورُ كَأَنَّهُ عُيُونٌ مِنْ خَلَلِ أَصَابِعِهِ»۔۔۔۔الخ"[53]

اس سند میں" يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ "کی بجائے "فَوَضَعَ يَدَهُ فِي تَوْرٍ "کے الفاظ ہیں۔

مستخرج ابی عوانہ میں یہی مضمون اختلاف سند کے ساتھ مروی ہے:
حَدَّثَنَا يُونُسُ، نا أَبُو دَاوُدَ، ثنا شُعْبَةُ'' عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: "سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَ الشَّجَرَةِ؟۔۔فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ'' فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ الْعُيُونُ۔۔۔الخ"[54]

خلاصہ بحث:

علامہ کیلانیؒ نے معجزات کے متعلق بیانِ احادیث میں پہلی ترجیح صحیحین کو دی ہے۔ اگر اس میں روایت آیت کی تائید میں نہ ہو تو دیگر کتب حدیث کی روایات نقل کرتے ہیں۔ نیز تمام روایات کا عربی متن کہیں بھی ذکر نہیں کیا بلکہ عام فہم اور سادہ الفاظ میں اردو زبان میں ترجمہ نقل کیا ہے۔ حدیث کے آخر میں بریکٹ میں متعلقہ باب اور کتاب کا حوالہ بھی درج کیا ہے جس کے ذریعہ سے طالب حدیث کے لیے حدیث کا متن تلاش کرنا آسان ہے۔ اور تفسیر میں موجود تمام مرویات سیرت صحیح نہیں ہیں۔ بلکہ بعض احادیث حسن اور بعض ضعیف اور بعض غریب بھی ہیں۔

علامہ موصوف مذہباً سلفی تھے اور تقلید کے قائل نہیں تھے تاہم ان کی تفسیر پر یہ رنگ غالب نظر نہیں آتا۔ اگرچہ بیش تر مسائل میں ائمہ کبار کی عبارات کا پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے؛ لیکن ان عبارات کو مکمل علمی دیانت داری اور انصاف کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ مفسر کیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تفسیر کے ذریعہ سے معاشرتی برائیوں، بدعات اور دیگر خرافات جو کہ اس وقت معاشرہ میں سرایت کر چکی تھیں ان کو دور کرنے اور تفسیر کے ذریعے مسلمانوں کو سلف صالحین کے طریقے پر لانے کی کوشش کی ہے۔

---

[52] مسند امام احمدبن حنبل،294/3، حدیث؛1835۔
[53] سنن دارمی،کتاب دلائل النبوۃ،باب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ ﷺمِنْتَفْجِيرِالْمَاءِمِنْبَيْنِأَصَابِعِهِ،175/1،حدیث:27۔
[54] أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري، مستخرج ابی عوانہ(دار المعرفة - بيروت، 1998)428/4،حدیث: 7197۔